

آخرت کا ثبوت

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَثًا فَاحْيَاكُمْ..... الخ ۳
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
تم اللہ کا کیسے انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے، پھر اس نے تمہیں زندہ کیا،
پھر موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کے پاس واپس جاؤ گے۔ لے
اللہ وہ ہے جس نے تم سب کے لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔ یہ پھر تمہیں
کی طرف متوجہ ہوا تو انہیں سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز جانتا ہے یہ

لے یہ خطاب بھی تمام انسانوں کے لئے ہے۔ کسی خاص گروہ و زمانہ کے لئے نہیں ہے،
پہلے اس حقیقت کو ظاہر کیا کہ آخرت سے انکار گویا اللہ کا انکار ہے۔ اس وجہ سے کہ آخرت کو
ماننے بغیر اللہ کو ماننے کی بات بے معنی رہتی ہے، پھر خاص انداز میں آخرت کی زندگی کو سمجھایا اور
فرمایا کہ تم پہلے بے جان تھے۔ تمہیں زندگی ملی، پھر موت آئے گی اس کے بعد اللہ ہی کی طرف
واپسی ہوگی۔

یہ واپسی گویا اسی طرح ہوگی جس طرح کی واپسی اس پر دوسری کی ہوتی ہے جو کمانے
کے لئے باہر جاتا ہے اور پھر اپنے گھر واپس آتا ہے۔ آیت میں آخرت کی زندگی کے لئے رجوع
(وُتُّنَا۔ واپس ہونا) کا لفظ لایا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زندگی پہلے اللہ کے پاس تھی۔
دربین میں نیکی اور بھلائی کمانے کے لئے دنیا میں بھیجی گئی، پھر اللہ ہی کے پاس واپس جاسے
گی، لیکن اللہ کے پاس کوٹنے سے یا واپس ہونے سے پہلے موت ضروری ہے جس طرح
برتنے کا تھم (بیج) مٹی میں ملنے کے بعد سرسبز و نسا داب بن کر نکلتا ہے۔ اسی طرح زندگی کا

تخم (بیج) بھی مٹی میں ملنے کے بعد آخرت کی زندگی کی شکل اختیار کرتا ہے۔
 پھر دلیل یہ بیان فرمائی کہ جس زندگی کے لئے زمین و آسمان کا نظام قائم کیا گیا اور
 جس کو پروان چڑھانے کے لئے ساری چیزیں پیدا کی گئیں۔ اگر وہ زندگی اسی دنیا پر ختم
 ہو جاتی اور آگے نہ بڑھتی تو یہ سارا نظم و انتظام کھنڈرے کا کھیل بن کر رہ جاتا اور چند دن
 زندگی گزارنے کے علاوہ کوئی پائیدار مقصد اس سے نہ حاصل ہوتا۔ دوسرا بڑا انسان یہ بتاتا
 کہ زندگی ہر قید و بند سے آزاد ہو کر اسی سطح پر آجاتی جو جانوروں کی سطح ہے۔ حالانکہ انسان
 انسان ہے جس کو اپنی عزت و شرافت برقرار رکھنے کے لئے پابندی ضروری ہے اور جانور
 جانور ہے جس کو اپنی زندگی گزارنے کے لئے انسان جیسی پابندی نقصان دہ ہے۔

زمین و آسمان کا انتظام اور اس کی ساری چیزیں اس لئے ہیں کہ انسان اللہ کا فرمانبردار
 رہ کر اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ عزت و شرافت کے ساتھ زندگی گزارے اور چیزوں
 کو استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ ان کو مفید و کارآمد ثابت کر دکھائے، نیکی و بھلائی کمانے
 میں بے سب داخل ہیں۔ اگر بات اسی زندگی پر ختم ہو گئی آگے نہ بڑھی تو انسان نہ اپنی ذمہ داریاں
 پوری کرے گا نہ عزت و شرافت برقرار رکھنے میں کوئی پابندی محسوس کرے گا۔ نہ دنیا کی بیشمار
 محرومیوں اور ناکامیوں کا صلہ پائے گا اور نہ چیزوں کو مفید و کارآمد ثابت کرنے میں کوئی اعلیٰ
 مقصد (اللہ کی رضا و خوشنودی اور آخرت میں کامیابی) سامنے رکھے گا۔

رہی یہ بات کہ دوسری زندگی کہاں ہوگی؟ اس دنیا میں ہوگی یا اور کہیں ہوگی؟ تو اس
 کا جواب یہ ہے کہ اس دنیا میں جس قدر ناگواریاں پیش آتی ہیں رنج و تکلیف کا تجربہ ہوتا ہے
 اور حوصلوں کا خون کرنا پڑتا ہے ان کے پیش نظر ہر شخص کا جی ہی چاہتا ہے کہ دوسری زندگی
 یہاں نہ ہو۔ یا کم سے کم اس زمین کے اوپر اور اس آسمان کے نیچے نہ ہو، پھر کہاں ہو؟ ایسی
 جگہ ہو جہاں ہمارا محبوب و دل کا پیارا (اللہ) اپنی تمام تر جلوہ آریوں کے ساتھ خود
 ہو۔ آٹھ سائے گفتگو کے مواقع ہوں، وعدے و وعید پورے ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھیں
 پھر انتہائی شکر گزار ہی کے عالم میں یہ کہتے ہوئے اس کے سامنے عجز دنیا زندگی کا سر رکھ دیں۔

ترے جلووں کے آگے ہمت نہ رہاں دکھ دی

رہاں بے نگر رکھ دی نگاہ بے زبان رکھ دی !!!

یعنی اللہ نے جتنی چیزیں یہاں دے دی ہیں وہ سب کے لئے ہیں۔ ہر شخص ان کو لینے اور

حاصل کرنے کا حق دار ہے۔ اللہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے، رکاوٹ جو کچھ ہے وہ اپنی طرف سے ہے کہ لینے اور حاصل کرنے کے لئے جیسی محنت، تدبیر اور جدوجہد رکاوٹ ہے وہ نہ ہو سکی، یا رکاوٹ دوسروں کی طرف سے ہے کہ یہ لوگ وہ اسباب و ذرائع نہ مہیا کر سکے کہ جن سے دوسروں کو لینے اور حاصل کرنے میں سہولت ہوگی۔

لے سماء کے معنی بلندی اور وسعت کے ہیں۔ زمین سے اوپر آسمان کے نام سے جو کچھ ہے اس کے بارے میں اب تک جتنا معلوم کیا گیا ہے وہ اس کے مقابلے میں بہت کم ہے جو معلوم نہیں کیا جاسکا ہے۔ اس کا اقرار ماہرین فن کو اچھی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ ہے کہ ماہرین فن جس قدر علم و تحقیق میں آگے بڑھتے جاتے ہیں ان کی حیرت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور اللہ کے غیر محدود قدرت اور جو کچھ آسمان کے نام سے ہے اس کی بے پایاں وسعت و بلندی معلوم کرنے میں اپنی بے بسی کے اقرار پر انہیں مجبور ہونا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں جو کچھ معلوم ہے اسکو بنیاد بنا کر سات آسمان کی تفسیر کرنا بالکل میں تیر چلانا ہے۔ مناسب ہی معلوم ہوتا ہے کہ سات آسمان کا مطلب اللہ کے علم کے حوالہ کیا جائے اور اس سے اللہ کی غیر محدود قدرت اور آسمان کی بے پایاں وسعت و بلندی کا یقین کیا جائے۔

پھر دوسری جگہ طبقات کا ذکر ہے (سُبْحَ سَسْوَاتٍ طَبَاقًا: ملک ۲، نوح ۱۵) سات آسمان اور نیچے (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوپر نیچے سات آسمان ہیں۔ ممکن ہے زمین سے اوپر جس قدر عالم ہیں اور وہ بہت ہیں ان کو سات طبقات میں تقسیم کیا گیا ہو اور بلندی و وسعت کے لحاظ سے ہر طبقہ کے آسمان علیحدہ علیحدہ اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں (یہ بھی ایک اندازہ ہے حقیقت حال کا علم اللہ ہی کو ہے)

علم و تحقیق کی جدید دنیا نے زمین سے اوپر کے متعلق جس قدر معلومات فراہم کی ہیں ان میں کوئی بھی قرآن کے خلاف نہیں ہے۔ البتہ اس کا ایک حصہ بڑا قدیم علم و تحقیق کے بے شک خلاف ہے جس کو لوگوں نے قرآن کے خلاف سمجھ رکھا ہے۔ (جاری ہے)

قرآن نے حکیمہ کی مقدس آیات اور احادیث نبویؐ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لئے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق بے حومتی سے محفوظ رکھیں۔